تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فتح الباری: ۱/ ۵۶۴ و ۱۸۵

شرکیہ عبارات والے مصنّفین کو کافر کہنا؟

❁ **سوال:** شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ علی ہجویری اور دیگر مشہور ترین بزرگ جنہیں ہمارے ہاں اولیاء اللہ خیال کیا جاتا ہے؛ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانیؒ کے پیروکار کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں شرکیہ عبارات بھی پائی جاتی ہیں، لہٰذا جب تک ان بزرگوں کے کافر ہونے کا اظہار نہ کیا جائے، ہمارا ایمان بے کار ہے۔ اس بارے میں صحیح بات کیا ہے؟ (شیخ عبدالمجید، لاہور)

جواب: جن لوگوں کی زندگی کتاب و سنت کے مطابق گزری ہے، ان پر اولیاء اللہ کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ اگر کسی سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو ربّ کریم سے ان کے لئے معافی کی درخواست کرنی چاہئے اور ان کی طرف منسوب شرکیہ کلمات سے بریت کا اظہار کیا جائے۔ اور ہر ایک پر کفر کی مشین چلانے سے اجتناب ضروری ہے، دلی بھیدوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔

عقیدۂ عذابِ قبر کا منکر

❁ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علماے کرام لوگوں کے ایسے گروہ کے متعلق جو خود کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر اس کے باوجود عقیدۂ عذابِ قبر کے کلی طور پر منکر ہیں اور اس بارے میں نبی ﷺ سے ثابت شدہ تمام صحیح احادیث کو نعوذ باللہ جھوٹا اور من گھڑت قرار دیتے ہیں؟

کیا ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ اور انہیں کافر کہا جاسکتا ہے؟

جواب: صحیح احادیث کے انکاری لوگوں سے ہر صورت اجتناب ضروری ہے، ان کا انجام کار بلاشبہ کفر ہے، البتہ ان کو کافر کہنے کی بجائے ایسے لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے سرفراز فرما دے۔

❁ **سوال:** درج ذیل احادیث کی تحقیق مطلوب ہے، ان کی اسنادی حیثیت واضح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (حفیظ اسلم، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور)

❶ ذُكر أهل الشام عند علي بن أبي طالب وهو بالعراق فقالوا: اِلعنهم يا أمير المؤمنين۔ قال: لا إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: "الأبدال يكونون بالشام

www.KitaboSunnat.com

وھم أربعون رجلًا کلما مات رجل أبدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینتصر بھم علی الأعداء ویُصرف عن أھل الشام بھم العذاب»

❷ «لا یزال أربعون رجل من أمتی قلوبھم علی قلب إبراھیم یدفع اللہ بھم عن أھل الأرض،یقال لھم الأبدال» قال رسول اللہ: «إنھم لم یدرکوھا بصلاۃ ولا بصوم ولا صدقۃ» قالوا: یارسول اللہ فیم أدرکوھا؟ قال: «بالسخاء والنصیحۃ للمسلمین»

❸ مولانا زکریا صاحب کی کتاب فضائل اعمال کی فصل 'فضائل رمضان' کے تحت ص ۶۴۳ پر یہ روایت ذکر کی گئی ہے۔

سیوطی کی 'جامع الصغیر' اور سخاویؒ کی 'مقاصد' سے بروایتِ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ''میری اُمت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا ہے تو فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان لوگوں کے خصوصی اعمال کیا ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''ظلم کرنے والوں سے درگزر کرتے ہیں اور برائی کا معاملہ کرنے والوں سے (بھی) احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ کے عطا فرمائے رزق میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا برتاؤ کرتے ہیں۔

جواب از کامران طاہر (ریسرچ فیلو مجلس التحقیق الاسلامی):

تحقیق روایت ①: یہ روایت مسند احمد: ۱/۱۱۲ میں اس طرح درج ہے: حدثنا أبو المغیرۃ حدثنا صفوان حدثنی شُریح یعنی ابن عبید قال ذُکر أھل الشام --- الخ

علامہ البانیؒ نے کہا کہ اس کی سند منقطع ہے۔(مشکوٰۃ للالبانی: ۶۲۶۸)

سعودی علما کے ایک پینل نے مسند احمد کی تخریج و تحقیق کرتے ہوئے اس حدیث کو شرح بن عبید کے حضرت علیؓ سے ملاقات ثابت نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس معنی کی صحابہؓ سے نقل کی گئی تمام روایات ضعیف ہیں۔(الموسوعۃ الحدیثیۃ: ۲۳۱/۲)

تحقیق روایت ②: یہ روایت طبرانی: ۱۰۳۹۰، مجمع الزوائد: ۱۰/۶۳، حلیۃ الأولیاء: ۴/۱۷۳ میں مرقوم ہے اور طبرانی نے اس کی سند یوں بیان کی ہے: حدثنا أحمد بن داود

المکی ثنا ثابت بن عیاش الأحدب ثنا أبو رجاء الکلبی ثنا أعمش عن زید بن وهب عن ابن مسعود قال قال رسول الله: «لا یزال أربعون رجلا ..- الخ اس میں ثابت بن عیاش الاحدب اور ابو رجا نامی راوی مشکوک ہیں۔ علامہ ہیثمی ثابت بن عیاش الاحدب اور ابو رجا کلبی کے متعلق لکھتے ہیں: «کلاهما لم أعرفه» ''میں ان دونوں میں سے کسی کو نہیں جانتا'' علامہ البانیؒ ابو رجا کلبی کے متعلق ابن عدی کے حوالہ سے لکھتے ہیں: أحادیثه غیر محفوظة '' اسکی احادیث علتوں سے محفوظ نہیں ہیں۔'' (السلسلة الضعیفة: ۱۴۷۸) اور ابن حبانؒ کہتے ہیں: لا تحل روایة عنه ''اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔'' اور ابن معین نے صویلح کہہ کر اس راوی کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (لسان المیزان: ۲/۴۶۸) لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

☜ اس کے علاوہ البانیؒ نے السلسلة الضعیفة میں اَبدال کے متعلق بہت سی روایات درج کر کے ان کی تضعیف فرمائی ہے۔ شوق رکھنے والے شیخ البانیؒ کی کتاب کی طرف رجوع کریں۔

تحقیق روایت ③ : یہ روایت مقاصد الحسنة للسخاوی: ص ۸ ، الجامع الصغیر للسیوطی: ۲/۱۶ اور اللآلی المصنوعة ۱/۳۳۰ پر ذکر ہوئی ہے۔

شیخ البانیؒ نے اس روایت پر جامع الصغیر کی روایات کی تحقیق میں 'موضوع' کا حکم لگایا ہے۔ (ضعیف الجامع: ۲۸/۶۸) علامہ ابن جوزیؒ نے اسے اپنی کتاب 'الموضوعات' میں پوری سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور وہ سند اس طرح ہے: فأنبأنا محمد بن عبد الباقی قال: أنبأنا محمد بن أحمد قال: أخبرنا أبو نعیم الحافظ قال: حدثنا سلیمان بن أحمد قال: حدثنا محمد بن الحارث الطبرانی قال: حدثنا سعید بن أبي زیدون قال: حدثنا عبد الله بن هارون الصوری قال حدثنا الأوزاعی عن الزهری عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول ﷺ «خیار أمتی فی کل قرن خمس مائة... الخ» (رقم: ۱۶۳۸)

علامہ البانیؒ مذکورہ سند کے متعلق لکھتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

''میں کہتا ہوں یہ سند ظلمات کا پلندہ ہے۔سعید بن ابی زید اور عبداللہ بن ہارون مجہول ہیں اور علامہ ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں اوزاعی سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن ہارون کے بارے میں کہا ہے کہ لا یعرف والخبر کذب في أخلاق الأبدال'' یہ آدمی مجہول ہے اور اس ابدال کے اخلاق (وجود) والی خبر ہی بالکل جھوٹ ہے۔'' میں کہتا ہوں کہ یہی بات درست ہے۔ابن حجرؒ نے بھی لسان المیزان کے اندر اس بات کو ثابت کیا ہے۔

(السلسلة الضعيفة:٩٣٥)

اس کے علاوہ علامہ سیوطیؒ اس روایت کو بیان کر کے لکھتے ہیں: «لا يصح فيه من لا يعرف» یہ روایت صحیح نہیں اس کی سند میں جہالت ہے۔(الآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة :۳۳۱/۲) شیخ البانیؒ اس روایت کی تحقیق کے آخر میں اپنی رائے یوں بیان فرماتے ہیں:

''ابدال کے بارے میں کوئی ایک (سند) بھی صحیح نہیں بلکہ (اس بارے) تمام روایات معلول ہیں اور ہر ایک دوسری سے زیادہ ضعیف ہے۔'' (السلسلة الضعيفة:۳۳۹/۲)

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

''ابدالوں ،قطبوں،غوثوں ،نقبا، نجبا اور اوتادوں کے بارے میں جتنی روایات مروی ہیں وہ سب کی سب اللہ کے رسولؐ پر جھوٹ ہیں۔'' (المنار المنیف: ص ۱۳۳،رقم:۳۰۷)

لاہور کی سب سے بڑی سلفی درسگاہ

جامعۃ لاہور الاسلامیۃ (رحمانیہ) میں

نئے سال کے داخلے میں محدود نشستیں باقی ہیں!

كلية الشريعة كی پہلی کلاس میں داخلہ کے لئے مڈل پاس اور کلیة القرآن

میں داخلہ کیلئے حافظِ قرآن اور لکھائی کی صلاحیت ضروری ہے۔

۹۱/ بابر بلاک نیوگارڈن ٹاؤن نزد برکت مارکیٹ، لاہور فون: ۵۸۳۷۳۳۹

www.KitaboSunnat.com